دین اور علماءِ دین کے خلاف پروپیگنڈہ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

یہ حقائق اظہر من الشمس، آفتابِ نیمروز سے زیادہ روشن ہیں، یہ واقعات ومشاہدات ناقابلِ تردید ہیں، اس کے باوجود سمجھ میں نہیں آتا کہ کیوں اور کس کے اشاروں پر خاص کر ان آخری ایام میں یہ شور وغوغا برپا اور شرمناک پروپیگنڈہ جاری ہے، مہینوں سے سرکاری اور نیم سرکاری رسالوں اور میگزینوں میں ادارتی نوٹ لکھے جارہے ہیں، صدرِ مملکت کے نام مکاتیب بھجوائے جارہے ہیں کہ مذہب اور دینی علوم جدید ترقیات کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں، علماءِ دین ملک کی ترقی اور استحکام وسالمیت کے سب سے بڑے دشمن ہیں، مدارسِ عربیہ اور مکاتبِ دینیہ عصری تقاضوں کے خلاف فتنہ وفساد برپا کرنے کی تعلیم کے مراکز ہیں، حکومت کا فرض ہے کہ وہ ان تمام دینی مدارس ومکاتب اور درس گاہوں اور بڑی بڑی مساجد کو اپنے کنٹرول میں لے کر ان علوم دینیہ اور حاملین علومِ نبوت کی بیخ کنی کرے۔ نہ یہ حکومت کی مالی امداد سے آزاد عربی مدارس اور دینی درس گاہیں ہوں گی، نہ یہ علماءِ دین پیدا ہوں گے، نہ ملکی ترقی اور عصری تقاضوں کے خلاف کوئی آواز بلند کرنے والا ہوگا۔ ہمیں اچھی طرح یقین ہے کہ حکومت اتنی بے خبر اور ناسمجھ نہیں ہے کہ وہ ان بازیگروں سے بے خبر ہو جن کے اشاروں پر یہ کٹھ پتلیاں ناچ رہی ہیں، بقول شاعر: کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری میں... اور مشرقِ وسطیٰ کے المیہ کے بعد تو یہ راز بالکل ہی طشت ازبام ہو چکا ہے کہ اسلامی ملکوں اور مسلمان قوموں میں سامراجی منصوبوں کو خاک میں ملانے والی ناقابلِ تسخیر طاقت صرف اسلام اور دین وایمان کی قوت ہے، اس لئے تمام استعماری حکومتیں اور سامراج پرست قومیں (یاد رکھئے! اشتراکی ممالک اور اقوام درحقیقت سب سے بڑی استعمار پرست قومیں ہیں) جس طرح بھی بن پڑے زور سے، زر سے، دھمکیوں سے، لالچوں سے اسلامی ممالک اور مسلمان قوموں سے اسلام اور دین وایمان کو مٹانے کے درپے ہیں، کوئی دوست بن کر کوئی دشمن بن کر۔ اس وقت دنیا میں جنگ دراصل دین اور لادینیت کی جنگ ہے۔

علومِ دینیہ اور علماء کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے والوں سے چند سوالات

تاہم ان لادینی اقوام کے بامعاوضہ یا بے معاوضہ ایجنٹوں سے علومِ دینیہ اور علماءِ دین کے خلاف پروپیگنڈے کی پول کھولنے کی غرض سے ہم دریافت کرتے ہیں کہ:

۱......کس عالمِ دین نے کب اور کہاں یہ کہا ہے کہ ملکی دفاع کو مستحکم کرنے کی غرض سے جدید آلات واسلحہ سے مسلح اور جدید فنون سے واقف اور آزمودہ کار فضائی اور بحری بیڑہ تیار کرنا اور اس کے لئے ٹینک سازی، طیارہ سازی اور اسلحہ سازی کے کارخانے قائم کرنا، ایٹمی انرجی کے ادارے قائم کرنا اور ان کو فروغ دینا حرام اور شرعاً ممنوع ہے اور ایٹم یا ہائیڈروجن بم بنانا گناہ ہے؟

۲......کس عربی مدرسہ میں یہ درس دیا جاتا ہے کہ ملک کو غذا کے مسئلہ میں خود کفیل بنانے کی غرض سے ملکی غذائی پیداوار میں اضافہ کرنے کی مہم چلانا، اس کے لئے محکمے قائم کرنا، منصوبے بنانا، مصنوعی کھاد، ٹریکٹر اور ترقی یافتہ جدید آلاتِ زراعت کے کارخانے قائم کرنا ۔ اشیم کش ادویہ ہوائی جہازوں کے ذریعہ کھیتوں میں چھڑکنا، قابلِ کاشت زمین کو سیم اور تھور کے گھن سے پاک کرنے کی غرض سے ترقی یافتہ ملکوں میں آزمودہ تدابیر و وسائل پاکستان میں اختیار کرنا، ناقابلِ کاشت زمینوں کو قابلِ کاشت بنانا اور اس مقصد کے لئے قوم کا روپیہ خرچ کرنا حرام ہے، خدا کی ناراضگی اور آخرت کے عذاب کا موجب ہے؟

۳......کس مفتیِ دینِ متین نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ غیر ملکی مصنوعات سے بے نیاز ہونے اور ملکی مصنوعات کو فروغ دینے کی غرض سے پاکستانی انڈسٹری کو جدید ترقی یافتہ معیار پر لانا اور اس کے لئے دوسرے ملکوں سے جدید سے جدید مشینری برآمد کرنا، بڑے بڑے جدید طرز کے صنعتی کارخانے قائم کرنا اور ملک کو صنعت کے اعتبار سے اس قابل بنانا کہ ملکی ضروریات سے فاضل مصنوعات کو عالمی منڈیوں میں برآمد کرسکے معصیت ہے اور حرام یا مکروہ تحریمی ہے؟

۴......کس عربی مدرسہ کی درسی کتاب میں لکھا ہے کہ ملک کی تجارت، درآمد و برآمد اور اقتصادیات کی سطح کو بلند کرنے کے لئے درآمد و برآمد کے جدید نظام کو اختیار کرنا، ضرورت کے تحت بیرونی تجارتی اداروں کو ملک میں جائز اور ملکی مفاد کے مناسب شرائط کے تحت کاروبار کرنے کی اجازت دینا یا ملکی مفاد کے خلاف کاروبار کرنے والے اداروں کو معاوضہ دے کر قومی ملکیت میں لے لینا گناہ اور ناجائز ہے؟

۵......کس جامع مسجد کے خطیب عالمِ دین نے برسرِ منبر یہ خطبہ دیا ہے کہ ملک میں تباہ کن حد تک پہنچی ہوئی اسمگلنگ (غیر قانونی تجارت) وہ بھی دشمنِ ملک کے ساتھ، چور بازاری اور رشوت ستانی کو ختم کرنے کے لئے اعلیٰ سطح پر مؤثر تدابیر اختیار کرنا، محکمے قائم کرنا، ملک میں خطرناک حد تک بڑھتے ہوئے جرائم کے انسداد کے لئے پولیس فورس کو بڑھانا اور مؤثر اقدام کرنا اور معاشرہ کو تباہ کرنے والے جرائم پیشہ لوگوں کو عبرت ناک شرعی سزائیں دینا (جو موجودہ قانونی سزاؤں سے بدرجہا زیادہ عبرت ناک ہیں) ظلم

ہے، گناہ ہے اور ناجائز ہے؟ یعنی عدل ومساوات کے ساتھ ساتھ ہر شعبۂ زندگی میں ملک کی ترقی اور فروغ کے وسائل اور اقدامات کو اختیار کرنے سے علومِ آخرت کے حاملین ہرگز منع نہیں کرتے۔ اور دینی درسگاہوں اور علماءِ دین کی مساعی کو ملکی ترقی کی راہ میں رکاوٹ کہنا سفید جھوٹ اور شیطانی پروپیگنڈہ ہے۔

علماءِ دین کا پیغام اور دعوتِ دین

ہاں! وہ یہ ضرور کہتے رہے، کہتے ہیں اور کہتے رہیں گے، مدرسوں کی درس گاہوں میں مسندِ درس پر بیٹھ کر بھی اور مسجدوں کے منبر اور مجمع عام کے اسٹیج پر کھڑے ہو کر بھی، بلکہ تختۂ دار کے اوپر بھی اور جیل خانوں کی کال کوٹھریوں کے اندر بھی، ظالم وجابر حکمرانوں کے رُودررُو بھی اور پسِ پشت بھی اور اسلام کا حقیقی محافظ خدا ان کے کلمۂ حق کو قوم کے کانوں تک ضرور پہنچائے گا، تجربہ اس کا شاہد ہے کہ:

۱......اسلامی ملک میں صرف خدا کا نازل کردہ اور رسول ﷺ کا لایا ہوا اسلامی قانون ہی بغیر کسی ترمیم وتصرف اور کتر بیونت کے نافذ کیا جاسکتا ہے، اس کے منافی یا اس کے علاوہ کسی بھی قانون کو نافذ کرنا حرام ہے اور اس کی مخالفت فرض ہے۔

۲......ہنگامی حالات کو، وقت کے تقاضوں کو اور ملکی ترقیاتی منصوبوں کو اسلامی قانون کے سانچے میں ڈھالنا ماہرینِ قانونِ اسلامی کا فرض ہے۔ اسلامی قانون کو ان حالات، تقاضوں اور ترقیاتی منصوبوں کے سانچے میں ڈھالنا اور اس غرض سے اس کی خود ساختہ تعبیرات اور من مانی تشریحات کرنا قطعاً حرام اور گناہِ کبیرہ، بلکہ کفر وارتداد کے مرادف ہے۔

۳......اسلامی معاشرہ میں:

الف......زنا قطعاً حرام ہے اور شرعی ثبوت کے بعد اس پر حد جاری کرنا فرضِ عین ہے چاہے، وہ چکلوں میں ہو، چاہے کلبوں میں، چاہے گھروں کی چار دیواریوں کے اندر ہو، چاہے سرِ راہ اور چاہے باہمی رضامندی سے ہو، چاہے بالجبر ہو، بہرصورت زنا ناقابلِ دست اندازیٔ پولیس جرم ہے، زنا کے کیس میں کوئی بھی عدالت باہمی مصالحت (راضی نامہ) قبول کرنے کی مجاز نہیں۔

ب......شراب (ام الخبائث جس کی جنم دی ہوئی خباثتوں سے مغربی ممالک بھی لرزہ براندام ہیں) قطعاً حرام ہے، خواہ ایک گھونٹ ہو، خواہ ایک بوتل، کسی بھی قسم کی ہو، کسی بھی نام کی، اسلامی ملک میں اسلامی حکومت کے لئے اس کی کشید یا درآمد وبرآمد اور خرید وفروخت کے لائسنس جاری کرنا بھی حرام ہے اور اس کے ٹیکس سے جو حکومت کو آمدنی ہوتی ہے، وہ بھی قطعاً حرام ہے۔

ج......سود (ملک کی دولت وثروت، خیر وبرکت کو چاٹ جانے والی ''دیمک'' دولت کو پوری قوم کے ہاتھوں سے چھین کر چند سود خوار ہاتھوں میں جمع کر دینے والا ''شعبدہ'') لینا بھی اور دینا بھی قطعاً حرام ہے۔ اسی طرح ہر سودی کاروبار بڑا ہو یا چھوٹا، سودی نظامِ مالیات، بینکاری سسٹم، پوری قوم کو بھوکا

ننگا بنا دینے والا سسٹم، قطعاً حرام ہے۔ اس کے بجائے اسلامی نظامِ مالیات واقتصادیات ملک میں جاری کرنا اور سود کی لعنت سے ملک کو پاک کرنا ہر مسلمان حکومت کا فرضِ اولین ہے، دنیا کی فلاح کے اعتبار سے بھی اور آخرت کی نجات کے اعتبار سے بھی۔

د...... قمار جوا (خواہ مہذب ہو، خواہ غیر مہذب، کلبوں میں ہو، خواہ ریس کورس میں، کسی بھی شکل وصورت میں ہو) قطعاً حرام ہے، اس سے جو آمدنی ہو وہ بھی قطعاً حرام ہے اسلامی حکومت کے لئے کسی بھی صورت میں جوئے کے لائسنس دینا اور اس کی آمدنی سے ٹیکس وصول کرنا بھی قطعاً حرام ہے۔

ہ...... اسلامی معاشرہ کے تحفظ کے لئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ایک محکمہ ''احتساب'' قائم کرنا جو محرمات ومنکراتِ شرعیہ کا ارتکاب کرنے والوں کو شرعی سزائیں دینے کا مجاز ہو، اسلامی حکومت کا فرض ہے، تاکہ خود غرض اور ہوس پرست اسلامی معاشرہ کے خدوخال کو مسخ کرنے کی جرأت نہ کرسکیں۔

یاد رہے! کسی خطۂ زمین اور ملک وملت میں علومِ آخرت کے مذکورۂ سابق ثمر ہائے بیش رس اور خیرات وبرکات کے وجود، نشو ونما اور بقا وتحفظ کے لئے اس ملک میں انسانی دسترس سے محفوظ قانونِ الٰہی اور احکام شرعیہ کا نفاذ اور امر بالمعروف، نہی عن المنکر کے لئے محکمۂ احتساب از بس ضروری ہے اور یہ فرض اسی طبقہ کے ہاتھوں انجام پاسکتا ہے جو نسلاً بعد نسل اپنی عمریں علومِ قرآن اور علومِ سنت کی تحصیل، غور وفکر اور پھر ان پر عمل کرنے کرانے میں صرف کرتے ہیں، یعنی حاملینِ علومِ کتاب وسنت علماء۔ اور ایسے علماء کو پیدا کرنے اور پروان چڑھانے والے ادارے یہی آزاد معابد ومدارسِ علومِ عربیہ ہیں، جو ملک ان آزاد عربی مدارس اور دینی مکاتب سے محروم ہوجائے گا، وہ لازمی طور پر حاملینِ علومِ الٰہیہ سے بھی محروم ہوجائے گا اور پھر اس ملک اور اس کے معاشرے کی فنی اور سائنسی علوم وفنون کی ترقی کے باوجود وہی بھیانک شکل اور جہنمی صورت بن جائے گی، جس کا نمونہ ہم اس سے پہلے پیش کرچکے ہیں۔

دینی مدارس اور ان کا فائدہ

یہ علومِ آخرت کی درس گاہیں اور ان سے پیدا ہونے والے حاملینِ علومِ انبیاء علمائے حق، حکومت کے عدمِ تعاون یا عوام کی سرد مہری کی وجہ سے مذکورہ بالا قابلِ رشک اسلامی معاشرہ کی تشکیل میں اگر کامیاب نہ بھی ہوں، تب بھی ان کے دم قدم کا اتنا فائدہ ضرور ہوگا کہ معاشرہ کے فسق وفجور میں گرفتار افراد قانونِ الٰہی اور احکامِ شرعیہ کی خلاف ورزی، سود خوری، شراب نوشی، حتیٰ کہ زنا کاری اور فحاشی کے باوجود خود کو گنہگار، عنداللہ مجرم ضرور سمجھتے رہیں گے اور کسی نہ کسی وقت خدا کے سامنے گناہوں کی مغفرت کے لئے ان کے ہاتھ ضرور اٹھتے رہیں گے، بالکل ہی خدا ناشناس درندے اور جانور نہ بنیں گے اور اس خدا شناسی اور اعترافِ گناہ کی بدولت - اگرچہ صرف دل ہی سے ہو - عام عذابِ الٰہی، خدائی قہر اور الٰہی انتقام کا نشانہ نہ بنیں گے، ارشاد ہے: ''وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ''۔

ترجمہ: ”اللہ سے یہ بعید ہے کہ وہ تو اللہ سے مغفرت کی دعائیں کر رہے ہوں اور اللہ ان کو عذاب (آسمانی) میں گرفتار کردے“۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ ایمانی قوت اور اسلامی روح اگرچہ فسق وفجور کی وجہ سے کتنی ہی مضمحل اور کمزور ہوجائے، باقی ضرور رہتی ہے اور آڑے وقت ضرور کام آتی ہے (ستمبر ۱۹۶۵ کی پاک بھارت جنگ میں اس کا مشاہدہ ہو چکا ہے) علاوہ ازیں چونکہ ان علماءِ دین اور حاملینِ علوم آخرت کی عمر کا وہ حصہ جو فطری طور پر دنیوی علوم، صنعت وحرفت اور ان کے علاوہ دنیوی وسائلِ معاش کے سیکھنے اور حاصل کرنے کا ہوتا ہے، انہی علوم دینیہ کی درس گاہوں اور علومِ دینیہ کے حاصل کرنے میں گذر جاتا ہے، اس کے بعد وہ دنیوی اعتبار سے کسی مصرف کے نہیں رہتے۔ اس لئے قدرتی طور پر ان کی معاشی زندگی دین اور دینی خدمات سے وابستہ ہوجاتی ہے، خواہ درس وتدریسِ علوم دینیہ کی صورت میں ہو، خواہ وعظ وتبلیغ کی صورت میں، خواہ مؤذنی، امامت وخطابت کی شکل میں ہو یا مکاتبِ قرآنِ کریم میں حفظ یا ناظرہ قرآنِ کریم کی تعلیم کی شکل میں، اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ قوم اور اس کے معاشرہ میں ان لوگوں کی بدولت کم از کم دین کا شعور اور خدا پرستی کا احساس ضرور بیدار اور باقی رہتا ہے، بلکہ قوم کی اکثریت انفرادی طور پر ضرور دین دار اور احکامِ شرعیہ کی بڑی حد تک پابند رہتی ہے، حرام وحلال، طاعت ومعصیت، عذاب وثواب کی تمیز اور کسی نہ کسی درجہ میں خوفِ خدا اور خوفِ آخرت ضرور باقی رہتا ہے اور اس کے نمایاں اثرات محفوظ رہتے ہیں اور کسی نہ کسی وقت اس کے برکات ضرور ظاہر ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس بعض اسلامی ملکوں میں ان آزاد عربی مدارس ومکاتب کا وجود حکومت کے زور سے بالکل ختم کردیا گیا ہے اور ملک کے تمام مدارس ومکاتب کو دنیوی تعلیم کی درس گاہوں میں تبدیل کردیا گیا ہے، امامت وخطابت، وعظ وتبلیغ اور درس وتدریس کو حکومت کے کنٹرول میں لے لیا گیا ہے، ان ملکوں میں علوم قرآن وحدیث وفقہ واصولِ فقہ کے سوتے بالکل خشک ہوچکے ہیں اور اس کے نتیجہ میں نری عیش پرستی کے تسلط کی وجہ سے ایمانی قوت اور دینی روح اور خدا پرستی کا احساس اور چرچا بالکل ہی ختم ہوچکا ہے یا ختم ہوتا جارہا ہے، اسلام کی جگہ قومیت نے لے لی ہے، خدا کی جگہ مادی ترقیات پر قابض طاغوتی طاقتوں نے لے لی ہے، قانونِ الٰہی کی جگہ انسانی ساختہ پرواختہ استعماری یا اشتراکی قوانین نے اور امر بالمعروف، نہی عن المنکر کی جگہ مغربی تہذیب اور اس کے لوازمات: موسیقی، رقص وسرود، غنا، عریانی، فحاشی اور جنسی جذبات کو برانگیختہ اور مشتعل کرنے والی فلموں، ڈراموں اور نام نہاد ثقافتی پروگراموں نے لے لی ہے اور عام طور پر پوری قوم میں خصوصاً نوجوان نسلیں شب وروز ریڈیو پر موسیقی کے نغمے اور دھنیں سننے اور ٹیلیویژنوں پر عریاں مناظر دیکھنے اور پھر اپنی نجی صحبتوں، مجلسوں یا خلوتوں میں قدِ آدم آئینوں کے سامنے اس فحاشی اور جنسی آورگی کی ریہرسل (مشق) اور عملی تجربے کرنے میں مصروف ہے۔ **العیاذ باللہ**۔